JQSS
ISSN(p): 2790-5632
ISSN(e): 2790-5640
www.jqss.org

JQSS Vol: 01, Issue: 02, July-Dec-2021

Page:57-65

ذبیحہ شرعی اور اہل کتاب کے ذبیحہ کا مسئلہ ایک تحقیقی مطالعہ

Islamic Slaughter and Ruling on the slaughter of the people of the Book. A research Study.

[1]Wali Muhammad
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Baluchistan Quetta
[2]Dr. Muhammad Saleem
Additional Director, Secondary and Primary Schools of Baluchistan.
[3]Muhammad Ali
Visiting lecturer, Department of Islamic studies ,University of Baluchistan Quetta

ABSTRACT:

The food of the People of the Book includes the animals slaughtered by them. The rule that 'our food is lawful to them and theirs lawful to us' signifies that there need be no barriers between us and the People of the Book regarding food. We may eat with them and them with us. If the People of the Book either do not observe those principles of cleanliness and purity which are considered obligatory by the Law or if their food includes prohibited items, then one should abstain from eating them. If, for instance, they either slaughter an animal without pronouncing the name of God or if they slaughter it in the name of anyone else but God it is not lawful for us to eat that animal. The same applies to those non-Muslims who are not People of the Book, except for one difference - that whereas the animals slaughtered by the People of the Book are lawful provided they have pronounced the name of God at the time of slaughtering them, we are not permitted to eat the animals killed by non-Muslims who are not People of the Book.

Key words: *Slaughter, People of the Book (Jews and Christians) Lawful, Purity, Permitted*

CC BY

ذبیحہ شرعی کی تعریف:

انسان کی غذائی ضروریات میں سے گوشت ایک بنیادی ضرورت ہے، اس ضرورت کے پیش نظر شریعت نے حلال گوشت استعمال کرنے کی اجازت دی جبکہ حرام گوشت (مردار وغیرہ) کے استعمال سے منع کیا ہے۔ حلال گوشت کے حصول کے لیے شرعی ذبیحہ کے حوالے سے شریعت اسلامی نے وجبات، سنن، مستحبات ومکروہات کی مستقل تعلیم دی ہے اور صرف اسی خاص طریقے پر ذبح کیے گئے جانور کو حلال قرار دیا گیا۔

ابو عبد اللہ محمد بن محمد ابن العبدری الفاسی المالکی المتوفی (737ء) کی کتاب "المدخل" میں ہے:

"جانوروں کی شرعی طریقہ پر ذبح کرنا ایک امانت ہے لہٰذا اس خدمت کو ایسے لوگوں کے سپرد کرنا چاہیے جو امین ہو اور دینی امور میں تہمت زدہ نہ ہوں کیونکہ اس کے خصوصی احکام ہیں مثلاً فرائض، سنن، فضائل، شرائط صحت، شرائط فساد۔ اسی طرح یہ کہ کس ذبیحہ کا کھانا جائز اور کس کا نہیں اور کون ذبیحہ مکروہ ہے اور کس میں اختلاف ہے اور جب یہ بات ہے تو لازم ہے کہ ذبح کی خدمت انجام دینے والے ایسے لوگ ہوں جو مسائل سے واقف، قابل بھروسہ اور امانت دار ہوں۔"

آگے فرماتے ہیں:

"میں اپنے وطن "فاس" میں اسی طریقے پر عمل پاتا ہوں کہ وہاں مویشی رسالت میں ذبح اور نحر کی خدمت جلیل القدر صحابہ کے ذمہ تھی چنانچہ اس سلسلے میں حضرت زبیر، عمرو بن العاص، عامر بن کریز، خالد بن اسید بن ابی العیص الاموی کا نام لیا جاتا ہے۔"1

امام نوویؒ فرماتے ہیں۔

"ذبیحہ کے مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کسی نے شکایت کی کہ مدینہ کے قصاب جانور کو ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال نکالنا شروع کر دیتے ہیں، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں اعلان کرایا، اس اعلان میں لوگوں کی غلطی بھی واضح کی اور ذکاۃ شرعی کی بھی نشاندہی کی تاکہ لوگ اس سے غفلت نہ برتیں۔ اعلان کے الفاظ یہ تھے

(الذکاۃ فی الحلق واللبۃ لمن قدر ولا تعجلوا الانفس حتیٰ تزحق)

ذکاۃِ اختیاری کا محل حلق اور لبہ ہے اور پوری طرح جان نکلنے سے پہلے (کھال اتارنے میں) جلدی نہ کرو۔"2

ایک سوال کے جواب میں فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ فرماتے ہیں:

"چونکہ گوشت میں اصل حرمت ہے، اس کی حلت بعض شرائط پر موقوف ہے اس لیے ذبح کے وقت سے فروخت ہونے تک کسی مسلمان کی نگرانی ضروری ہے۔"3

ہمارے معاشرے میں اس وقت حلال کے حوالے سے عموماً اور ذبیحہ کے حوالے سے خصوصاً غفلت پائی جاتی ہے، دوسری طرف باہر ممالک سے بھی کثیر مقدار میں گوشت درآمد کیا جاتا ہے، اور بہت سے لوگ بلا تحقیق استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے اس مسئلہ کی اہمیت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔

دنیا مختلف ممالک کے حلال نگرانی کے مراکز میں اکثریت ایسے مراکز کی ہے جو صرف حلال گوشت یا ذبیحہ کے متعلق نگرانی کرتے ہیں، بہت کم ایسے مراکز ہیں جو گوشت و ذبیحہ کے ساتھ ساتھ کھانے پینے کی تیار مصنوعات اور غذائی مواد کی نگرانی کرتے ہوں۔۔ چونکہ ذبیحہ کے متعلق یہ ضروری ہے کہ وہ حلال ہو اور مسلمان کے لیے اس وقت تک گوشت استعمال کرنا جائز (یا باہر سے درآمد کرنا) نہیں، جب تک کہ اس گوشت کے بارے میں یہ ثابت نہ ہو کہ وہ شریعت اسلامی کے قانون کے مطابق ذبح کیے گئے جانور کا ہے (مسلمانوں کا علاقہ ہو اور ذبح خود مسلمان کرتے ہوں، تو زیادہ تحقیق کی ضرورت نہیں)

چونکہ اس وقت باہر (غیر مسلم) ممالک سے بھی کثیر مقدار میں گوشت درآمد کیا جاتا ہے اور بہت سے لوگ بلا تحقیق بے تکلف اسے استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے اس مسئلہ کی اہمیت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا یہ بات مناسب بلکہ ضروری ہے کہ ذبیحہ سے متعلق شرعی حوالے سے یہ معلوم ہو کہ حلال ذبیحہ کسے کہتے ہیں؟ مشینی ذبیحہ جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ عصرِ حاضر میں یہ طریقہ بھی استعمال ہوتا ہے اور یہ گوشت اسلامی ممالک کی طرف برآمد بھی کیا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ بحث اس حوالے سے بھی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ حلال کا کوئی ایسا معیار ہو جو عالمی حلال کا معیار (World Halaal Standard) کہلائے۔ مثلاً ذبح کا کوئی ایسا معیار ہو جس کو پوری دنیا کے مسلمان بلا تفریق وطن، بلا تفریق فقہی مذہب قبول کریں۔

ذکاۃ (ذبیحہ) کی لغوی تعریف:

"تزکیہ" اور "ذکاۃ" لغوی اعتبار سے پورا کرنے کے معنی میں آتے ہیں، اسی وجہ سے اگر لفظ "ذکاۃ" عمر اور فہم کے لیے استعمال ہو تو اس کے معنی عمر اور سمجھداری میں کامل ہونے کے آتے ہیں۔4

ذبح شرعی طریقے کو "ذکاۃ" اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں وہ تمام شرائط پائی جاتی ہیں جن کے نتیجے میں جانور کا کھانا حلال ہو جاتا ہے۔5

اصطلاحی تعریف:

ذبح کی اصطلاحی تعریف مفتی محمد تقی عثمانی نے ان الفاظ میں فرمائی ہے:

"ازهاق روح الحیوان بالطریق المشروع الذی یجعل لحمه حلالاً للمسلم"6

"ایسے مشروع طریقے سے حیوان کی روح نکالنا جس کے نتیجے میں اس کا گوشت مسلمان کے لیے حلال ہو جائے۔"

ذبح کے لوازمات:

علامہ ابن قدامہؒ مقدسی اپنی کتاب "المغنی" میں لکھتے ہیں:

کہ جانوروں اور شکار میں جس پر قدرت حاصل ہو وہ باتفاق اہل علم بغیر ذبح / ذکاۃ کے حلال نہیں اور ذکاۃ شرعی پانچ چیزوں کی محتاج ہے:

1۔ ذابح

2۔ آلہِ ذبح

3۔ محلِ ذبح

4۔ فعل ذبح

5۔ ذکر (تسمیہ)7

علامہ ابن قدامہ نے اپنی دوسری کتاب "الکافی" میں صرف چار شرائط کا ذکر کیا ہے لیکن وہاں پر انہوں نے "فعل" کو "محل" میں شامل کیا ہے۔ لہٰذا دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ مذکورہ پانچ چیزوں میں سے ہر ایک کے اندر مذاہب اربعہ کا اختلاف ہے اس لیے پانچوں کے متعلق مذاہب اربعہ کے اقوال کے بجائے چونکہ ہم صرف اہل کتاب کے ذبیحہ کے متعلق تحقیق پیش کر رہے ہیں اس لیے اس بارے میں عرض کریں گے اور پھر راجح قول کا ذکر کریں گے۔

ذابح:

ذابح کے اندر دو شرائط ضروری ہیں:

1۔ دین

2۔ عقل

دین کے بارے میں یہ شرط کہ وہ مسلمان ہو یا اہل کتاب میں سے ہو۔8

اہل کتاب کے ذبیحہ کا مسئلہ

مفتی تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں:

"اس پر تمام امت کا اتفاق ہے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ مسلمانوں کے لیے حلال ہے اور یہ اہل تذکیہ میں سے ہیں۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ یہ ارشاد ہے کہ:

و طعام الذین او توا الکتاب حل لکم۔9
یعنی جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے ان کا طعام تمھارے لیے حلال ہے۔

اور اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ اس آیت میں طعام سے مراد ذبیحہ جانور ہے۔10

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے چاہے اس نے بوقت ذبح اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ کیونکہ ظاہر قرآن میں اس کی شرط نہیں یہ ہمارا شوافع کا مذہب ہے اور جمہور کا مذہب بھی ہے۔11

اگر انہوں نے کسی بت وغیرہ کے نام پر ذبح کیا تو حلال نہیں۔12

امام نووی اسی کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں:

اہل کتاب کا ذبیحہ آیت کریمہ کی وجہ سے بالاجماع حلال ہے اور اس میں وہ تمام جانور شامل ہیں جن کو اہل کتاب حلال مانتے ہیں یا نہیں مانتے ہیں۔13

سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر 5 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

و طعام الذین او توا الکتاب حل لکم۔14
یعنی جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے ان کا طعام تمھارے لیے حلال ہے۔

امام ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قال ابن عباس و ابو امامہ و مجاھد و سعید بن جبیر و عکرمۃ و عطاء و الحسن و مکحول و ابراھیم النخعی و السدی و مقاتل بن حیان: یعنی ذبائحھم و ھٰذا امر مجمع بین العلمآء ان ذبائحھم حلال للمسلمین، لانھم یعتقدون تحریم الذبح لغیر اللّٰہ و لا یذکرون علی ذبائحھم الا اسم اللّٰہ و ان اعتقدوا فیہ تعالیٰ ماھو منزہ عن قولھم، تعالیٰ و تقدس 15

یعنی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کی خوراک کو مسلمانوں کے لیے حلال قرار دیا ہے۔اس کے بارے میں امام ابن کثیرؒ نے اکابر علماء سے نقل کیا ہے کہ اس آیت میں طعام سے مراد ذبائح اہل کتاب مراد ہے اور اس پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے کہ اہل کتاب کے ذبائح مسلمانوں کے لیے حلال ہیں۔

اہل کتاب کون لوگ ہیں:

اس پر تمام امت کا تفاق ہے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ مسلمانوں کے لیے حلال ہے اور یہ اہل تذکیہ میں سے ہیں۔

علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:

ذکاۃ(ذبیحہ) کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ ذابح مسلمان ہو یا کتابی ہو لہٰذا اہل شرک مجوسی، بت پرست اور مرتد کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا۔البتہ اہل کتاب کا ذبیحہ کھایا جائے گا۔قولہ تعالیٰ وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم یعنی جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے ان کا طعام تمہارے لیے حلال ہے۔اور اس طعام سے مراد ان کی ذبائح ہیں اس لیے کہ اگر اس طعام سے ذبائح مراد نہ لیے جائیں تو اہل کتاب کے ساتھ تخصیص کا کوئی معنی نہیں۔اس لیے کہ ذبائح کے علاوہ خوراک دوسرے کفار کا بھی حلال ہے اور یہ بھی وجہ ہے کہ "طعام" کا لفظ جب مطلق ہو تو اس سے ذبائح اور دوسرے خوراک بھی مراد ہوتے ہیں۔اس لیے کہ "طعام" کا لفظ ہر کھانے والی چیز کو شامل ہے اور ذبیحہ بھی کھانے کی اشیاء میں داخل ہے۔لہٰذا ذبیحہ بھی "طعام" کے مفہوم میں داخل ہو کر ہمارے لیے حلال ہے۔

دوسرے اس مسئلہ میں اہل کتاب عام مراد ہیں، چاہے "اہل حرب" ہوں یا دوسرے۔اس لیے کہ آیت عام ہے اور اس میں نصاریٰ "بنی تغلب" وغیرہ سے سب شامل ہیں۔کیونکہ وہ بھی نصاریٰ کے دین پر ہیں، البتہ اتنا ہے کہ وہ عرب نصاری ہیں۔پس ان سب کو آیت کا عام حکم شامل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

عرب نصاری کے ذبائح کا کھانا جائز نہیں۔اس لیے کہ وہ اہل کتاب نہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت سے استدلال کیا ہے۔

و منھم امیون لا یعلمون الکتاب الا امانی و ان ھم الا یظنون۔16

جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں کہ ان کے ذبائح جائز ہیں انہوں نے اس آیات سے استدلال کیا ہے۔

ومین یتولھم منکم فانہ منھم 17

علامہ کاسانیؒ مزید فرماتے ہیں:

جس آیت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تلاوت فرمایا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ (نصاری عرب) اہل کتاب میں سے ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

و منھم امیون لا یعلمون الکتاب الا امانی و ان ھم الا یظنون۔18

ای من اہل الکتاب: یعنی اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں، یہاں لفظ "من" "تبعیض" کے لیے ہے۔یعنی اہل کتاب ایسے ہیں۔البتہ وہ دوسرے اہل کتاب سے بعض دینی کاموں میں مخالف ہیں اور یہ بات ان کو عام نصاری کی فہرست سے خارج کر دیتی ہے۔

"یہ علامہ کاسانیؒ کی رائے ہے۔ان کی دلیل اوپر گذری۔ان کے نزدیک اہل کتاب کا مصداق صرف اسرائیل یا بنی اسرائیل میں منحصر نہیں۔"

علامہ حصکفیؒ نے بھی علامہ کاسانیؒ کی رائے کی تائید کی ہے۔چنانچہ فرماتے ہیں:

وشرط کون الزابح مسلماً حلالاً خارج الحرم ان کان صیداً فصید الحرم لاتحله الزکاة فی الحرم مطلقاً، او کتابیاً ذمیاً و حربیاً 19۔

یعنی علامہ حصکفیؒ کے نزدیک بھی ذابح کے اندر دو بنیادی شرطیں ہیں۔

1۔مسلمان ہونا یا

2۔اہل کتاب ہونا

علامہ شامیؒ بھی علامہ کاسانیؒ کی تائید کرتے ہیں

قولہ:ذمیاً او حربیاً،وکذا عربیاً او تغلبیاً،الن الشرط قیام الملۃ۔20

اہل کتاب کے مصداق کے بارے میں حنفیہ کا راجح قول:

سابقہ تفصیل سے واضح ہوا کہ اہل کتاب کا معیار احناف کے نزدیک "ملت ودین" ہے۔یعنی یہودیت ونصرانیت "اس میں عرب وغیر عرب "کا کوئی فرق نہیں۔واللہ اعلم

اہل کتاب کے ذبیحہ کے شرائط:

جب یہ ثابت ہوا کہ اہل کتاب کے ذبیحہ حلال ہے۔تو کیا شرط ہو گی کہ ان کا ذبیحہ شرعی طریقہ کے مطابق ہو جیسا کہ مسلمانوں کا ذبیحہ ہوتا ہے۔ان میں جانور کے سر کا کچل دینا ،مار ڈالنا،ان کا گلہ مڑورنا، بھی جائز نہیں ہو گا اور یہ مسلمانوں کے لیے حلال ہو گا یا نہیں؟

اس بارے میں جمہور علماء کی رائے:

مفتی محمد تقی عثمانیؒ فرماتے ہیں:

"حق بات یہ ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ اس وقت حلال نہیں جب تک وہ حیوان کو مشروع طریقہ پر ذبح کرتے ہوئے

اس کی رگیں کاٹ کر اس کا خون نہ بہائیں۔اور اگر اہل کتاب کسی جانور کو "خنق یا وقذ" کے ذریعے یا کسی اور غیر مشروع سے قتل کر دیں تو وہ جانور حرام ہو گا۔21

ڈاکٹر صالح فوزان فرماتے ہیں:

"جمہور علماء کی رائے یہ ہے کہ اہل کتاب کے ذبیحہ میں بھی یہ شرط ہے کہ وہ شریعت اسلامیہ کے مطابق ہو اور اگر انہوں طریقہ شرعی کے علاوہ کسی اور طریقہ سے ذبح کیا تو وہ مسلمانوں کے لیے حلال نہیں ہو گا۔"22

خلاصہ کلام:

خلاصہ کلام یہ کہ اہل کتاب سے مراد "یہود ونصاریٰ "ہیں اور ان کا ذبیحہ حلال ہے مگر اس میں بھی وہ تمام شرائط لازماً موجود ہوں جن کی پابندی مسلمانوں پر لازم ہے۔یعنی جانور کا حلال ہونا، اسکا شرعی طریقہ پر ذبح کرنا، جس میں جھٹکانہ ہو، گردن مکمل طور پر یک لخت نہ اتار دی جائے، کھال اتارنے سے پہلے جانور کو ٹھنڈا ہونے دیا جائے ،اسی طرح جانور کو غیر اللہ کے نام پر ذبح نہ کیا ہو اور نہ وہ کسی مشرکانہ رسم کے دن کے موقع پر ذبح کیا گیا ہو اور نہ ہی کسی بت وغیرہ کی منت (استھان پر) چڑھایا گیا ہو وغیرہ وغیرہ۔ اگر بالفرض وہ اہل کتاب ان امور کی پابندی نہیں کرتے تو تمام علماء کے نزدیک ان کا ذبیحہ حلال نہ ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب

حوالہ جات(References)

1۔ الفاسی، ابی عبداللہ محمد بن محمد بن، العبدری، المالکی، المدخل، بحوالہ فتاوٰی بینات (لاہور: مکتبہ بینات۔ س۔ن)۴:۵۰۵

Afasy,Abi Abdullah Muhammad bin Muhammad bin Alabdari , almalaki, Almudkhal,Ref,Fatawa Bayanat (Lahore: Maktaba Bayanat) 4:505

2۔ نووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف، المجموع شرح المذہب (جدہ: دارالارشاد، ۱۴۰۳ھ)۹:۸۴

Novi,Abu Zakariya,Yahya bin Sharf,Almajmoo Sharh almazhab (Jaddah: dar ul Irshad)9:84

3۔ مفتی، رشید احمد، احسن الفتاوٰی (کراچی: ایچ، ایم سعید کمپنی۔ س۔ن)۷:۴۰۷

Mufti,Rasheed Ahmad,Ahsan ul fatawa (Karachi: H.M.Saeed company)7:407

4۔ افریقی، ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی بن احمد، لسان العرب (بیروت: دار لعلم، ۱۴۰۹ھ)۱۴:۲۸۸

Afriqi,Ibn Manzoor,Muhammad bin mukram Bin Ali bin Ahmad,Lisaan Arab (Bairoot:Dar ul ilm1409hijri)14:288

5۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، فقہی مقالات (کراچی: میمن اسلامک پبلشرز، ۲۰۱۱ء)۴:۱۶۱

Usmani,Mufti Muhammad Taqi ,Fiqhi Maqalat (Karachi: Memon Islamic Publishers ,2011)4:161

6۔ ایضاً ۴:۱۶۳

Do,4:163

7۔ ابن قدامہ، موفق الدین، المغنی لابن قدامہ (استنبول: دار عالم الکتب، ۱۴۱۷ھ)۳۱:۳۰۱

Ibn e Qudama,Mufaq ud din, Almughani le ibne Qudama(Istanbol:Dar Aalam kutab1417 hijri)31:301

8۔ نووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف، المجموع شرح المذہب (جدہ: دارالارشاد، ۱۴۰۳ھ)۹:۸۸

Novi,Abu Zakariya,Yahya bin Sharf,Almajmoo Sharh almazhab (Jaddah: dar ul Irshad)9:88

9۔ المائدۃ:05

Almaida:05

10۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، فقہی مقالات (کراچی، میمن اسلامک پبلشرز، ۲۰۱۱ء)۴:۲۱۱

Usmani,Mufti Muhammad Taqi ,Fiqhi Maqalat (Karachi: Memon Islamic Publishers ,2011)4:211

11۔نووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف، المجموع شرح المغنی المذہب (جدہ: دارالارشاد، ۱۴۰۳ھ)۹:۸۸

Novi,Abu Zakariya,Yahya bin Sharf,Almajmoo Sharh almazhab (Jaddah: dar ul Irshad)9:88

12۔ایضاً

Abid

13۔ایضاً۹:۸۴

Abid ,9: 84

14۔المائدۃ:۰۵

Al-Maida :05

15۔ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، عماد الدین، تفسیر القرآن العظیم (کراچی: میمن اسلامک پبلشرز، ۲۰۱۱ء)۲:۲۷

Ibn kaseer,Ismail bin umer,emaad ud din , Tafseer ul Quran Alazeem(Karachi: Memon Islamic Publishers,2011) 2:27

16۔البقرۃ:۷۸

Al-Baqara :78

17۔المائدۃ:۵۱

Al-Maida:51

18۔البقرۃ:۷۸

Al-Baqara :78

19۔حصکفی، محمد بن علی بن محمد، الدر المختار شرح تنویر الابصار وجامع البحار (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۳ھ)۹:۴۲۷

Haskafi,Muhammad bin Ali bin Muhammad ,Adurr ul Mukhtar sharah Tanveer alabsar wa jama ul Bahar(Bairoot: dar ul Kutab alilmiya,1423 hijri)9:427

20۔ابن عابدین، محمد امین بن عمر، الدر المختار مع رد المختار (بیروت: دار الفکر ۱۴۱۲ھ)۹:۴۲۸

Ibn e Aabadin Muhammad Ameen bin Umer ,Adurr Mukhtar maa Rad Rad ul Mukhtar (Bairoot: dar ul fikr 1412 hijri) 9:428